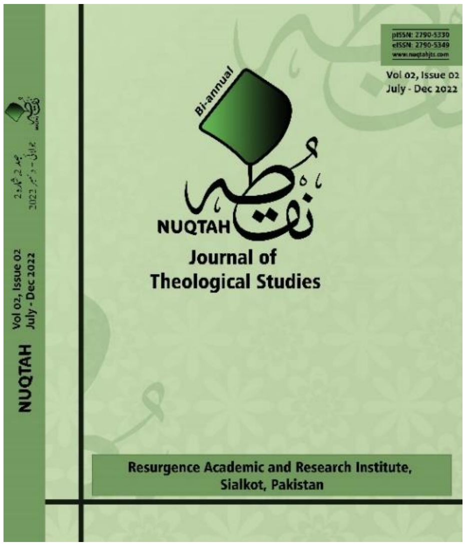

NUQTAH Journal of Theological Studies
Editor: Dr. Shumaila Majeed
(Bi-Annual)
Languages: Urdu, Arabic and English
pISSN: 2790-5330 eISSN: 2790-5349
https://nuqtahjts.com/index.php/njts

Published By:
Resurgence Academic and Research Institute, Sialkot (51310), Pakistan.
Email: editor@nuqtahjts.com

پنجاب میں سرکاری سطح پر زکوۃ کی تقسیم کا طریقہ کار اور شرعی حکم

Government Mechanism and Shariah Ruling over Zakat Distribution at Provincial Level in Punjab

Dr. Hafiz Atif Iqbal
Research Associate, Department of Islamic History & Civilization,
Academy of Islamic Studies, University of Malaya, Malaysia
Email: hafiz.atif@um.edu.my

Dr. Sultan Sikandar
Assistant Professor of Islamic Studies, Govt. Islamia Graduate College, Railway Road, Lahore.
sultanpu3@gmail.com

Hafiz Intizar Ahmad
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, University of Okara, Okara.

Published online: 30th December 2022

View this issue

OPEN ACCESS

CC BY

Complete Guidelines and Publication details can be found at:
https://nuqtahjts.com/index.php/njts/publication-ethics

پنجاب میں سرکاری سطح پر زکوۃ کی تقسیم کا طریقہ کار اور شرعی حکم

Government Mechanism and Shariah Ruling over Zakat Distribution at Provincial Level in Punjab

ABSTRACT

Zakat Cell, organized by the Ministry of Religious Affairs, Government of Pakistan, makes the annual budget of Zakat data obtained from the State Bank of Pakistan on June 30 of every year and then after the approval of this budget by the Prime Minister, Zakat Cell distributes the zakat with a fixed rate based on the Finance Commission Award (NFC) to all provinces. After transferring the zakat received from the central zakat fund to the provincial zakat fund, the provincial zakat fund would distribute all the received zakat amounts in five expenditures i.e., Health Centres, Educational Scholarships [General and Technical, Living Allowance, Marriage Grant, Social Welfare, with the cooperation of its other sources, namely the provincial volunteer zakat donor and the provincial online zakat fund. The writer also organized interviews and surveys in the context of qualitative research in this paper so that the reality can be understood correctly. During the research, the writer got to read and see some issues in the distribution system of zakat at the official level in Punjab. Therefore, the writer prepared a petition and was later sent to the dar al-ifta of the ten major religious universities of Pakistan to obtain Shari'a guidance about this research. Below is a description of some of the Shariah deficits, which have been summarized in the context of the data received by Dar Ul-Iftas and other fatwas. Some of the deficits are giving Zakat to non-Muslim poor, payment of Zakat more than the Nisab-e-Zakat amount, rehabilitation of flood victims and promotion of receiving Zakat i.e., advertisement

from Zakat wealth, the share of minorities in the jobs of Zakat and Ushar Department and sharing of donations in the period of Zakat Fund.

Keywords: *Religious Affairs; Finance Commission Award; Marriage Grant; dar al-ifta; Shariah deficits; Rehabilitation*

تعارف:

وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان کے زیر اہتمام زکوۃ سیل، سٹیٹ بینک آف پاکستان کی طرف سے حاصل شدہ زکوۃ کے اعداد وشمار کا سالانہ بجٹ ہر سال کی 30 جون کو بناتا ہے اور پھر اس بجٹ کی وزیر اعظم سے منظوری کے بعد زکوۃ سیل تمام صوبوں کو نیشنل فنانس کمیشن ایوارڈ(NFC) کی بنیاد پر متعین شرح کے ساتھ تقسیم بھی کر دیتا ہے۔ آئین میں 18 ویں ترمیم سے قبل صوبوں اور مرکزی علاقہ جات کیلئے شرح ترسیل زکوۃ بمطابق CCI(کونسل آف کامن انٹرسٹ)حسب ذیل تھی لیکن اٹھارویں ترمیم کے بعد CCI کا نیا فارمولہ طے ہوا جس کی رو سے موجود شرح ترسیلِ زکوۃ، صوبوں اور مرکزی علاقہ جات کیلئے قرار پائی۔ آئین میں اٹھارویں ترمیم سے قبل اور مابعد، صوبوں اور مرکزی علاقہ جات کیلئے شرح ترسیلِ زکوۃ حسب ذیل ہے:

صوبے اور مرکزی علاقہ جات		اٹھارویں ترمیم سے قبل شرح ترسیل زکوۃ		اٹھارویں ترمیم کے بعد شرح ترسیلِ زکوۃ	
پنجاب		55.97%		51.74%	
سندھ		23.14%		24.55%	
خیبر پختونخوا		13.49%		14.62%	
بلوچستان		04.0%		09.09%	
مرکزی علاقہ جات		06.67%		07.00%	
پھر مرکزی علاقہ جات میں مختص حصہ (07.00%) کی تقسیم حسبِ ذیل ہے۔[1]					
اسلام آباد	35.14%	فاٹا	46.29%	گلگت بلتستان	18.57%

نوٹ:۔ زکوۃ کی تقسیم کے حوالے سے ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ ایک سال کی حاصل شدہ زکوۃ دوسرے سال میں تقسیم ہوتی ہے مثلا سال 2016 میں حاصل شدہ زکوۃ دوسرے سال 2017 میں تقسیم ہو گی۔

حکومتی زکوۃ فنڈ کے مصارف:

قانون زکوۃ و عشر پنجاب میں حسبِ ذیل اغراض کے حصول کے لیے زکوۃ فنڈ کا استعمال بیان کیا گیا ہے۔

- ایسے محتاج نادار اور غریب افراد جن میں خاص طور پر یتیم اور بیوائیں شامل ہیں اور معذور اپاہج افراد جو شریعت کی رو سے زکوۃ وصول کرنے کے مستحق ہوں، کی گزراوقات اور بحالی کیلئے امداد۔
- سیلاب یا زلزلہ سے متاثرہ بے گھر اور محتاج لوگوں کی حاجت روائی اور ان کی بحالی کیلئے بھی زکوۃ فنڈ استعمال کیا جائے گا۔

"Utilization of Zakat Funds : The moneys in a Zakat Fund shall be utilized for the following purposes, namely--(a)assistance to the indigent and poor particularly orphans and widows, the handicapped and the disabled, eligible to receive Zakat under Shariah for their subsistence or rehabilitation (b) assistance to the needy persons affected or rendered homeless due to natural calamities like floods and earthquakes and for their rehablitation[2]

صوبائی زکوۃ فنڈ کے مصارف میں زکوۃ کی تقسیم کا طریقہ کار:

محکمہ زکوۃ و عشر پنجاب درج ذیل مدات سے سالانہ زکوۃ وصول کرتا ہے۔

۱۔ مرکزی زکوۃ و عشر سے درج بالا CCI کے نئے فارمولے کے مطابق حاصل ہونے والی زکوۃ

۲۔ صوبائی رضاکار ڈونر [جن کے نام ویب سائٹ پر موجود ہیں][3]

۳۔ صوبائی آن لائن زکوۃ فنڈ[4]

مرکزی زکوۃ فنڈ سے حاصل شدہ زکوۃ صوبائی زکوۃ فنڈ میں منتقل ہونے کے بعد صوبائی زکوۃ فنڈ اپنے دیگر ذرائع یعنی صوبائی رضاکار زکوۃ ڈونر اور صوبائی آن لائن زکوۃ فنڈ کے اشتراک سے تمام حاصل شدہ زکوۃ کی رقوم کو درج ذیل پانچ مدات میں تقسیم کرتا ہے۔

1۔ صحت کے مراکز 2۔ تعلیمی وظائف [جنرل و ٹیکنیکل] 3۔ گزارہ الاونس

4۔ شادی گرانٹ 5۔ سماجی بہبود[5]

اور پھر ان پانچ مدات میں صوبہ پنجاب کی طرف سے 36 اضلاع کو زکوۃ بذریعہ سرکاری بینک اکاونٹ منتقل کی جاتی ہے اور بعد ازاں ضلعی زکوۃ فنڈ کی رقوم اولاً تحصیل زکوۃ فنڈ اور ثانیاً مقامی زکوۃ فنڈ میں منتقل ہوتی ہیں اور پھر مقامی زکوۃ فنڈ سے زکوۃ کی رقوم مقامی سطح کے افراد تک درج بالا مدات کی صورت میں پہنچتی ہیں لیکن ان تمام مدات میں زکوۃ کے حصول کے لیے مستحقین کو استحقاق فارم کا مرحلہ ترتیب وار پورا کرنا ہوتا ہے۔

استحقاق زکوۃ کا معیار:

تمام سرکاری و متعین غیر سرکاری اداروں میں حکومت کی طرف سے مستحقین کو زکوۃ کی فراہمی کا طریقہ کار استحقاق فارم کی تکمیل پر مبنی ہے۔ استحقاق فارم حکومت کی جانب سے تیار کردہ ایک خاص فارم ہے جو اب سرکاری زکوۃ و عشر کی ویب سائٹ پر ہر مدِ زکوۃ کے لیے پی ڈی ایف فارم میں موجود ہے جس میں مستحقین زکوۃ کے بارے میں بنیادی معلومات رقم ہوتی ہیں۔

استحقاق فارم کی تکمیل کا طریقہ:

استحقاق فارم پر بنیادی معلومات رقم کرنے کے بعد مستحقین علاقائی زکوۃ کمیٹی کے دفتر جاتے ہیں جہاں سب سے پہلے اس مستحق کا اندراج "فارم L-Z-19" [6] رجسٹر پر ہوتا ہے۔ بعد ازاں مقامی زکوۃ کمیٹی کے چیئر مین کے دستخط اور مہر ثبت ہونے کے بعد یہ فارم متعلقہ دفتر یا ہسپتال کے مجوزہ آفسران کو مطلوب ضروری کاغذات کے ساتھ جمع کروایا جاتا ہے۔

"determine Istehqaq separately for: (iii) treatment through public hospitals, charitable institutions or any other institutions providing healthcare" 7

مستحق کو زکوۃ کی فراہمی کے طریقے:

پنجاب میں سرکاری سطح پر مستحق کو زکوۃ کی فراہمی دو طرح سے کی جاتی ہے۔

۱۔ مفت علاج کے ذریعے ۲۔ نقد رقم دے کر یعنی کراس چیک کے ذریعے

۳۔ کوئی چیز دے کر مثلاً معذور کو ویل چیئر دے کر وغیرہ

۱۔ مفت علاج کے ذریعے

مستحق کو زکوۃ کی فراہمی کا ایک طریقہ مفت علاج کا مرحلہ ہے جو دوران سروے راقم نے مریضوں کے لیے انتہائی اذیت ناک پایا ہے۔ چوں کہ زکوۃ کے مستحقین میں زیادہ تعداد مریضوں کی ہوتی ہے اس لیے راقم نے چند لاہور کے ہسپتالوں کا دورہ کیا اور مجاز

آفسران اور مستحقین سے بالمشافہ انٹرویو بھی کیے تاکہ حقیقت کا حسی ادراک ممکن ہو۔ استحقاق فارم پر استحقاق کی سند ملنے کے بعد مستحق مریض کے لیے سرکاری وغیر سرکاری ہسپتالوں میں زکوۃ کارڈ جاری کیا جاتا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

زکوۃ کارڈ کا اجراء:

میڈیکل سوشل آفیسر کو ما قبل مطلوب تمام کاغذات جمع کروانے کے بعد بالعموم ہر ہسپتال ایک زکوۃ کارڈ یا فری علاج کارڈ کا اجراء کرتا ہے۔ اس حوالے سے مقالہ نگاران کو دورانِ تحقیق دو طرح کے کارڈز دیکھنے کو ملے۔

- میو ہسپتال لاہور[8]، گنگارام ہسپتال لاہور اور سروسز ہسپتال لاہور میں مستحق مریضوں کو بلا معاوضہ علاج کیلئے ایک زکوۃ کارڈ کا اجراء کیا جاتا ہے جس میں مرض کی تفصیل کے ساتھ ادویات وغیرہ کا پورا ریکارڈ ہوتا ہے جو کہنے میں تو ایک کارڈ ہے مگر کسی فائل سے کم نہیں ہے۔
- البتہ چند ہسپتال بالخصوص پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہسپتال میں شناختی کارڈ کی مثل ایک "Poor Category Card" جاری کیا جاتا ہے۔

اخراجاتی مستحق مریض کے علاج کا طریقہ کار:

اخراجاتی مستحق مریض کے علاج کیلئے درج ذیل طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔

- ایسے مریض جن کے مرض کے ازالے کیلئے ادویات کے ساتھ آلات بھی درکار ہوتے ہیں مثلا دل کے مریضوں کے لیے stent وغیرہ تو ایسی صورت میں اولاً اس مریض کا متعلقہ میڈیکل آفیسر اس کے مرض کی پوری تفصیل کو متعلقہ ہسپتال کی طرف سے جاری شدہ وصولی زکوۃ کارڈ پر درج کر دیتا ہے اور اس کے بعد یہ کیس متعلقہ ہسپتال کے میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ کے دفتر میں جمع ہوتا ہے جہاں وہ اس مرض پر خرچ کے کل اخراجات کی تفصیل بصورت فائل ضلعی بیت المال دفتر کو بھجوا دیتے ہیں اور پھر وہاں سے مریض کے نام پر ایک کراس چیک جاری کیا جاتا ہے جو متعلقہ ہسپتال میں جمع ہوتا ہے اور اس کے بعد اس مستحق مریض کا آپریشن کیا جاتا ہے۔[9]
- تمام حکومتی ہسپتال میں مریض کیلئے امداد کی شرح مقرر ہے مثلا ہسپتال داخل مریض کیلئے مبلغ دو ہزار روپے اور غیر داخل ہسپتال مریض کیلئے مبلغ ایک ہزار روپے مقرر ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسا مریض ہسپتال آجائے جس میں مرض کے علاج کے اخراجات زیادہ ہوں تو ایسی صورت میں متعلقہ ہسپتال کی ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی اس بات کی مجاز ہے کہ وہ اس مستحق مریض کیلئے مختص بجٹ میں اضافہ بھی کرسکتے ہیں۔

"The following ceilings shall apply for the free treatment of mustahiq. Indoor patients Rs. 2000=/ outdoor patients Rs. 1000=/. For medical treatment involving expenditure higher than the ceiling, the

health welfare committee of the hospital will be competent to relax it up to requisite limit".[10]

مستحق مریضوں کیلئے ادویات اور آلات کی فراہمی کا طریقہ کار

تمام سرکاری و متعین غیر سرکاری ہسپتالوں میں مستحق مریضوں کے علاج معالجہ کیلئے انہیں نقد رقم نہیں دی جاتی ہیں بلکہ ان کی ادویات اور ضروری سامان مثلا سرنج وغیرہ جیسے تمام سامان کے حصول کیلئے بالعموم ہر ہسپتال مقامی اخبار میں اشتہار دیتا ہے کہ زکوۃ فنڈ کے مستحق مریضوں کی مطلوب اشیاء کیلئے کمپنیوں سے ٹینڈر مطلوب ہیں۔ جس کے بعد مطلوب اشیاء کے ریٹ لیے جاتے ہیں اور سب سے کم ریٹ والی کمپنی کو ان اشیاء کی تیاری کیلئے وہ ٹینڈر دے دیا جاتا ہے۔ بالعموم ٹینڈر میں دو قسم کے اشیاء کا درج ہوتا ہے۔

1. (LP) Local Purchase i.e., tablet [اس صنف میں ادویات وغیرہ کا ٹینڈر دیا جاتا ہے۔]

2. (Bulk) Instruments [اس صنف کے ٹینڈر میں آلات مثلا سرنج وغیرہ کی فراہمی کا ٹینڈر دیا جاتا ہے][11]

۲۔ نقد رقم یا کراس چیک کے ذریعے

محکمہ پنجاب زکوۃ وعشر محکمہ مستحق کو زکوۃ کی فراہمی کا دوسرا موثر طریقہ شروع میں نقد رقم تھا لیکن حالیہ زکوۃ وعشر ایکٹ کی ترمیم میں اسے کراس چیک سے بدل دیا گیا ہے۔[12] کراس چیک کے ذریعے مدد کا طریقہ صحت کی مد میں جزوی طور پر اور تعلیمی وظائف، گزارہ الاونس اور شادی گرانٹ میں کُلی طور پر اختیار کیا جاتا ہے مثلا درج ذیل تعلیمی وظائف میں مستحق طلبہ وطالبات کو مرحلہ وار مختص شرح کے ساتھ فیس وغیرہ کی مد میں نقد رقم یعنی کراس چیک کے ذریعے بطور مدد زکوۃ دی جاتی ہے اور حکومت زکوۃ فنڈ کا ایک اچھا خاصہ بجٹ تین طرح کے تعلیمی وظائف میں بھی خرچ کرتی ہے۔

1) تعلیمی وظائف (جنرل) 2) تعلیمی وظائف (ٹیکنیکل) 3) تعلیمی وظائف (دینی مدارس)

تمام قسم کے تعلیمی وظائف کے حصول کا طریقہ کار: زکوۃ کے مستحق طلبہ, تمام قسم کے تعلیمی وظائف کے حصول کیلئے مورا سکالرشب کا مختص فارم (MORA-A) مکمل کرنے کے پابند ہونگے بصورت دیگر تعلیمی وظیفے کے مستحق قرار نہ پائیں گے۔

بقیہ درج ذیل تین مدات میں بالعموم زکوۃ کی فراہمی ضلعی زکوۃ فنڈ کے ذریعے کی جاتی ہے جہاں سے زکوۃ مقامی مستحق لوگوں تک پہنچتی ہے۔

ا۔ گزارہ الاونس ۲۔ شادی گرانٹ ۳۔ سماجی بہبود سکیم

گزارہ الاؤنس:

گزارہ الاؤنس ماہانہ بنیادوں پر ایک مالی امداد ہے، جس کی شرح آج کل ایک ہزار روپے سے بڑھا کر 1500 روپے کر دی گئی ہے البتہ نابینا کو ۲ ہزار روپے دیا جاتا ہے[13] اور بعد ازاں یہ اضلاع کے ذریعے تحصیل میں موجود مقامی مستحق لوگوں کو دی جاتی ہے تاکہ ان کی غربت کم یا کسی حد تک ختم کی جاسکے۔

" Guzara allowance is a monthly grant meant for the chronic poor. It aims to safeguard them from hunger which is both cause and manifestation of extreme poverty. Its current monthly rate is PKR 1500 and is paid by the local Zakat committee of the area of residence of the deserving (mustahiq) person".[14]

اس الاؤنس کے حصول کے لیے ہر مستحق مقامی زکوۃ کمیٹی کے چیئرمین کے پاس بصورت درخواست حاضر ہو کر اپنے استحقاق کا ثبوت دے گا اور چیئرمین مع کمیٹی اگر اسے مستحق سمجھیں تو اسے اس مد سے ماہانہ بنیادوں پر گزارہ الاؤنس دیا جائے گا۔ اس الاؤنس میں غریب، معذور، بیوہ اور بے سہارا افراد شامل ہوتے ہیں۔

شادی گرانٹ:

شادی گرانٹ میں غیر شادی شدہ عورت کو اپنی شادی کے لیے مالی مدد اس صورت میں دی جاتی ہے جب وہ خود یا اس کے سربراہان، شادی کے اخراجات برداشت کرنے کے اہل نہ ہوں۔ شادی گرانٹ کی شرح میں پہلے اس مد سے یکمشت دس ہزار روپے دیئے جاتے تھے اب اس مد سے یکمشت بیس ہزار روپے بطور مالی امداد برائے شادی دی جاتی ہے۔

"Marriage Assistance:The aim of marriage grant is to provide financial assistance to the unmarried wamen who or their guardians cannot afford
marriage expenses. Its current rate is 20,000pkr” [15]

شادی گرانٹ کے حصول کے لیے بالعموم والدین مقامی زکوۃ کمیٹی میں شادی گرانٹ کے حصول کے لیے ایک درخواست[16] دیتے ہیں اور پھر مقامی زکوۃ کمیٹی کی تصدیق کے بعد ان کی درخواست ضلعی زکوۃ کمیٹی کو ارسال کر دیتے ہیں جہاں سے اس مد میں اُس درخواست دہندہ کے لیے یہ گرانٹ بصورت کراس چیک جاری کی جاتی ہے۔ نیز مالی امداد دینے سے قبل نکاح نامہ کی کاپی بطور ریکارڈ حاصل کی جاتی ہے۔

"The Mustahiq can apply to local zakat committee for marriage assistance. local zakat committee will determine istahqaq and will process to District Zakat committee which will be release funds---Payment will be made through a crossed cheque, drawn in

the name of beneficiary only...A copy of Nikahnama will be obtained for record berore effecting payment[17]"

معاشی خود مختار پروگرامز:

سال ۲۰۱۵ میں اسے سماجی بہبود اسکیم کا عنوان دیا گیا مگر اب سال 2022 میں اسے معاشی خود مختار پروگرامز کا عنوان دے دیا گیا ہے جس کا مقصد صوبے میں غربت کا خاتمہ اور معاشی بہبود میں اضافہ کرنا ہے اور ان مقاصد کا حصول اسی وقت ممکن ہے جب مستحقینِ زکوۃ کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ باعزت طریقے سے اپنی روزی کما سکیں اور خود کفیل ہو سکیں۔اس مقصد کے حصول کے لیے بالعموم چھوٹی سطح پر کاروبار کے لیے مدد دی جاتی ہے۔۲۰۱۵-۲۰۱۶ سالِ زکوۃ میں اُس سماجی بہبود اسکیم کے تحت 63 مستحقینِ زکوۃ کو 63 آٹو رکشہ دیئے گئے[18] لیکن اب معاشی خود مختار پروگرامز کے تحت سات مدات [ٹیلر شاپ، بیوٹی پارلر شاپ، گارمنٹس شاپ، موٹر بائیک، آٹو مکینک شاپ، کمپیوٹر کمپوزنگ یا ڈیزائننگ شاپ، قصائی شاپ] وغیرہ میں اُن امیدواروں کا انتخاب کیا جائے گا جنہوں نے پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل (PVTC) سے سرٹیفکیٹ حاصل کیے ہوں۔

“All businesses related to the trades in which the candidates got certificates from PVTC can be selected.” [19]

پنجاب میں سرکاری سطح پر تقسیمِ زکوۃ کے طریقہ کار کی شرعی حیثیت

ما قبل سطور میں پنجاب میں سرکاری سطح پر زکوۃ کی تقسیم کے طریقہ کار کو جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے جس میں راقم کو دوران تحقیق اور سروے چند سقم پڑھنے اور دیکھنے کو ملے۔لہذا اس بابت راقم نے ایک استفتاء تیار کیا اور بعد ازاں ملک پاکستان کے دس بڑے دینی جامعات کے دار الافتاء کو وہ استفتاء اس تحقیق کی بابت شرعی راہ نمائی کے حصول کے لیے بھیجا گیا جس میں تقریبا تمام کی طرف سے ایک اچھے خاصے وقت کے بعد شرعی راہ نمائی ملی۔ذیل میں اُن چند شرعی سقم کا بیان ہے جس کی شرعی حیثیت دار الافتاء کے موصول فتاوی جات اور راقم کی اپنی علمی بساط کے مطابق دیگر فتاوی جات سے راہ نمائی کے تناظر میں اجمالا حسب ذیل رقم کی گئی ہے۔

1۔ غیر مسلم فقراء کو زکوۃ دینا
2۔ نصابِ زکوۃ کی مقدار سے زائد زکوۃ کی ادائیگی
3۔ سیلاب زدگان کی بحالی اور مالِ زکوۃ سے زکوۃ کے حصول کی تشہیر
4۔ محکمہ زکوۃ وعشر کی ملازمتوں میں اقلیتوں کا حصہ
5۔ زکوۃ فنڈ کی مدات میں عطیات کا اشتراک

1۔ غیر مسلم فقراء کو زکوۃ دینا:

پنجاب کے سرکاری نظامِ زکوۃ کی تقسیم میں ایک شرعی سقم یہ دکھائی دیتا ہے کہ چند مدات میں غیر مسلم فقراء کو بھی زکوۃ دی جاتی ہے،اس کی واضح دلیل سرکاری قانونِ زکوۃ وعشر میں تحریری لحاظ سے سقم کا پایا جانا ہے،وہ ایسے کہ زکوۃ کے وجوب اور وصولی کے

لیے قانونِ زکوۃ وعشر میں مسلمان ہونے کی تخصیص واضح الفاظ میں مذکور ہے لیکن زکوۃ کی تقسیم کے لحاظ سے ایسی کوئی تخصیص موجود نہیں ہے، البتہ اتنی تخصیص موجود ہے کہ ان ضرورت مندوں کو زکوۃ دی جائے گی جو شریعت کی رو سے زکوۃ وصول کرنے کے مستحق ہوں گے، غالباً اس تخصیص میں قرآنی زکوۃ کے مصرف "مؤلفۃ قلوبہم" کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے، بہر حال مجموعی لحاظ سے صراحتاً سرکاری زکوۃ کی تقسیم میں مسلمان فقراء کی تخصیص موجود نہیں ہے۔ مثلاً قانونِ زکوۃ وعشر میں زکوۃ کی وصولی کے لحاظ سے مسلم افراد کی تخصیص تو موجود ہے:

"It extends to the whole of Pakistan, but (as regards payment and recovery of Zakat & Ushr) applies only to Muslim citizens of Pakistan [20]"

مگر قانونِ زکوۃ وعشر میں زکوۃ کی تقسیم کے حوالے سے مسلم افراد کی تخصیص موجود نہیں ہے:

"Utilization of Zakat Funds :assistance to the needy, the indigent and the poor particularly orphans and widows, the handicapped and the disabled, eligible to receive Zakat under Shariah for their subsistence or rehabilitation" [21]

دیگر شواہد:

- قانونِ زکوۃ وعشر میں موجود استحقاق فارم میں بھی اس حوالے سے کوئی شق موجود نہیں ہے۔[22]
- اسی طرح مقامی زکوۃ وعشر کمیٹی کو تفویض کئے گئے سرکاری رجسٹر برائے مستحقینِ زکوۃ(LZ-19) میں بھی مسلمان ہونے کی شرط مذکور نہیں ہے۔[23]
- ایک معروف سرکاری ہسپتال(میو ہسپتال، لاہور) کے میڈیکل سوشل سروسز پروجیکٹ میں واضح طور پر مسلم اور غیر مسلم کو زکوۃ فنڈ کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔

"A Medical Social Officer prepares the case histories of the deserving and poor outdoor and indoor Muslim and non-Muslim patients. They provide medicine and other health facilities to the patients through Zakat." [24]

اب سوالات یہ ہے کہ

1. کیا سرکاری سطح پر زکوۃ کی تقسیم میں کفار کی شمولیت شرعی لحاظ سے درست ہے؟

2. کیا کافر کو ترغیبِ اسلام کے لیے زکوۃ دی جاسکتی ہے کیونکہ بعض فقہاء کے نزدیک قرآنی مصرف "مؤلفۃ قلوبہم" سے مراد یہی لوگ ہیں؟

ان سوالات کے شرعی جوابات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

پہلے سوال کے جوابات:

تقریباً تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ کافر کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی ہے کیونکہ یہ مسلمان فقراء کا حق ہے۔ اور فقہاء نے تو یہاں تک کہا ہے کہ اگر کوئی کافر امان لے کر دار السلام میں داخل ہو جائے تو اسے بھی زکوۃ دینا صحیح نہیں ہے۔

"واما الحربی ولو مستأمنا فجمیع الصدقات لا تجوز له اتفاقا"[25]

فتاوی عالمگیری میں ہے کہ ذمی یا حربی مستامن کافروں کو بالاتفاق زکوۃ دینا جائز نہیں ہے، اور یہ بات اجماعی ہے یعنی اس پر فقہاء کا اجماع منعقد ہو چکا ہے البتہ نفلی صدقہ دینا جائز ہے۔

"واما اہل الذمة فلا یجوز صرف الزكاة الیہم بالاتفاق و یجوز صرف صدقة التطوع الیہم بالاتفاق واما الحربی المستأمن فلا یجوز دفع الزكاة والصدقة الواجبة الیه بالاجماع"[26]

فتاوی قاضی خان میں بھی یہی رائے ملتی ہے کافر چاہے حربی ہو یا ذمی، دونوں کو زکوۃ دینا صحیح نہیں ہے۔[27]

کافر کا زکوۃ میں حصہ نہ ہونے کی سب سے بڑی دلیل حضرت معاذؓ کی حدیث ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"توخذ من اغنیائهم و ترد علی فقرائهم"[28]

"زکوۃ مالدار مسلمانوں سے لی جائے گی اور مسلمان فقراء پر خرچ کی جائے گی۔"

نیز مختلف فتاوی جات میں بھی اس اجماعی مسئلہ کو بیان کیا گیا ہے کہ زکوۃ صرف مسلمان فقراء کا حق ہے لہذا کافر کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے لیکن اگر کسی نے کافر کو زکوۃ دے دی تو اس پر زکوۃ کی ادائیگی دوبارہ لازم ہے۔

فتاوی دار العلوم کراچی میں ہے "کافر کو زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوتی، دوبارہ ادا کرنا لازم ہے، یہی حکم ہر اس صدقہ کا ہے جو کسی بھی وجہ سے واجب ہو گیا ہو مثلاً صدقہ فطر، قربانی کی کھال کی قیمت اور منت کا مال وغیرہ"[29]

مفتی انعام الحق قاسمی رقمطراز ہیں۔ "اگر کسی نے کسی کو غریب اور مستحق سمجھ کر زکوۃ دی اور پھر معلوم ہوا کہ وہ غیر ذمی کافر ہے تو زکوۃ ادا نہیں ہوئی، زکوۃ پھر دوبارہ ادا کرے"۔[30]

دوسرے سوال کے جوابات کہ کیا کافر کو ترغیبِ اسلام کے لیے زکوۃ دی جاسکتی ہے۔ اس مسئلہ کا تعلق بلاواسطہ مصرفِ زکوۃ "مؤلفۃ قلوبہم" سے ہے اور مؤلفۃ القلوب کے مصداق کی تعیین میں دو طرح کی آراء منقول ہیں۔

پہلی رائے: مؤلفۃ القلوب سے مراد صرف نو مسلم ہیں۔ "المسلم المؤلف یعطی من الزكاة لتقوية ایمانهم"[31]

نو مسلم کو زکوۃ دینے میں تمام فقہاء کا اتفاق ہے البتہ اس مد میں نو مسلم کے لیے احناف کے ہاں فقر کی شرط بھی ہے۔ مثلاً مفتی محمد شفیعؒ لکھتے ہیں: "مؤلفۃ القلوب میں صرف مسلمان رہ گئے اور ان میں جو فقراء ہیں ان کا حصہ بدستور رہنے پر پوری امت کا اتفاق ہے"[32]

دوسری رائے: مؤلفۃ القلوب سے مراد غیر مسلم بھی ہیں جنہیں اسلام کی ترغیب دینا مقصود ہو یا ان کے شر سے محفوظ رہنا ضروری ہو۔

"المؤلفة قلوبهم: فالكفار ضربان احدهما بمن يرجى اسلامه... الضرب الثانى من يخشى شره"[33]

مؤلفۃ القلوب کی اس صورت میں فقہاء کا اختلاف ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ احناف، مالکی اور شوافع فقہاء کے نزدیک اس مصرف کا حکم منسوخ ہو چکا ہے کیونکہ حضرت عمرؓ کے پاس جب اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن زمین کی طلب کے لیے حاضر ہوئے تو حضرت عمرؓ نے انہیں ارشاد فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم دونوں کی جس وقت تالیفِ قلب کیا کرتے تھے اس وقت اسلام طاقتور نہ تھا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اب اسلام کو عزت و شرف عطاء فرمایا ہے لہٰذا اب تمہیں تالیفِ قلب کے لیے کچھ نہیں دیا جائے گا، پھر وہ دونوں چلے گئے۔

"ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتالفكما والاسلام يومئذ ذليل و ان الله قد اعز الاسلام فاذهبا"[34]

جبکہ حنابلہ کا کہنا ہے کہ مؤلفۃ القلوب خواہ مسلمان ہوں یا کافر انہیں مالِ زکوۃ سے دینا جائز ہے۔

"وقال الحنابلة يجوز الاعطاء من الزكاة للمؤلف مسلماً كان او كافرا"[35]

آراء میں تطبیق و ترجیح:

مقالہ نگار ان کی تحقیق کے مطابق مؤلفۃ القلوب کی مد کو کلی طور پر ختم کرنا درست نہیں ہے لہٰذا مؤلفۃ القلوب کے بارے میں منقول آراء میں من وجہ تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ مؤلفۃ القلوب کی مد میں غیر مسلموں کے حصے کو منسوخ سمجھا جائے اور نو مسلم کے لیے یہ مد قیامت تک باقی ہے، میری اس رائے کی توثیق اس بات سے ہوتی ہے کہ احناف اور شوافع سے مولفۃ القلوب کا کلی نسخ ثابت نہیں ہے بلکہ وہ بھی مسلمانوں کی مولفۃ القلوب پر مبنی اقسام پر اس مصرف کو خرچ کرنے کے قائل ہیں۔

علامہ وہبۃ الزحیلی احناف و شوافع کا مؤلفۃ القلوب کے بارے میں ماقبل مذکور مسلک بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ احناف اور شوافع کے نزدیک مسلمانوں کی مؤلفۃ القلوب پر مبنی اقسام کو اس مد سے دیا جائے گا تاکہ وہ اسلام پر ثابت قدم رہ سکیں۔

"واما المسلمون من المؤلفة فهم اصناف يعطون لتثبيت اسلامهم"[36]

اسی طرح حنابلہ کے ہاں بھی بعض کتب میں یہ تصریح ملتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصرف "مؤلفۃ القلوب" سے غیر مسلموں کو تالیفِ قلب کے لیے حصہ نہیں دیا تھا بلکہ وہ حصہ مالِ فئی میں سے دیا تھا۔ ابن مفلح الحنبلی رقم طراز ہیں کہ میرا یہ کہنا ہے کہ صفوان بن امیہ کو یہ مال، مالِ فئ سے دیا گیا تھا نہ کہ مالِ زکوۃ سے۔

"واجيب بانه كان من مال الفئ لا للزكاة"[37]

رہی یہ بات کہ اگر کفار کو ترغیب اسلام کے لیے کچھ دینا مقصود ہو تو اس کے لیے شرعی صورت یہ ہے کہ اسے بیت المال کی دیگر مدات یعنی مالِ فیئ وغیرہ سے حصہ دیا جائے نیز مفتی محمد شفیعؒ کی تحریر اس حوالہ سے کافی عمدہ ہے: "محققین محدثین کی تصریحات سے یہ ثابت ہے کہ مولفۃ القلوب کا حصہ کسی کافر کو کسی وقت بھی نہیں دیا گیا ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں اور نہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں اور جن غیر مسلموں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کچھ دینا ثابت ہے وہ مدِ صدقات وزکوۃ سے نہیں بلکہ خمس میں سے دیا گیا ہے جس سے ہر حاجت مند مسلم اور غیر مسلم کو دیا جا سکتا ہے"[38]

2. نصابِ زکوۃ کی مقدار سے زائد زکوۃ کی ادائیگی:

صوبہ پنجاب کے سرکاری سطح پر زکوۃ کی تقسیم میں ایک سکیم یہ بھی پائی جاتی ہے کہ زکوۃ کی مد سے مستحقین زکوۃ کو نصابِ زکوۃ سے بھی زیادہ رقم دی جاتی ہے۔ پنجاب حکومت اس سکیم کے تحت بالخصوص ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سے فارغ التحصیل بچوں کو اپنا ہنر قابل نفع بنانے کے لیے زکوۃ مد سے ایک مخصوص رقم بطور مالی امداد برائے کاروبار دیتی ہے جو اوسطاً پچاس ہزار سے ایک لاکھ روپے تک ہوتی ہے۔[39]

اب سوال یہ ہے کہ کیا تقسیمِ زکوۃ کا یہ حکومتی طریقہ کار شرعی لحاظ سے درست ہے یا نہیں؟ اس بارے میں شرعی رہنمائی درج ذیل ہے:

مقدارِ زکوۃ برائے فقیر و مسکین: مقدار زکوۃ برائے فقیر و مسکین سے مراد یہ ہے کہ فقیر اور مسکین کو مال زکوۃ میں سے کتنی مقدار میں زکوۃ دی جائے۔ اس میں بھی فقہاء کی پانچ آراء ہیں۔

- احناف کے نزدیک 200 درہم سے زائد دینا جائز نہیں ہے بلکہ اس سے زیادہ مکروہ ہے۔ موسوعہ فقہیہ میں ہے:

"وذہب الحنفية الى ان من لا يملک نصابا زکويا فيجوز ان يدفع اليه اقل من مائتی درہم او تمامہا و يکره اکثر من ذلک، وقال زفر لا يجوز تمام المائتين و اکثر"[40]

"حنفیہ کا مذہب ہے کہ جو شخص زکوۃ کے پورے نصاب کا مالک نہ ہو تو جائز ہے کہ اسے 200 درہم سے کم یا پورے 200 درہم سے دیا جائے اور اس سے زیادہ مکروہ ہے اور امام زفر فرماتے ہیں کہ پورے دو سو یا اس سے زیادہ دینا جائز نہیں ہے۔"

حنفیہ کے اس قول کی دلیل نقود کے نصاب والی حدیث ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ليس فی اقل من عشرين مثقالا من الذہب، و لا فی اقل من مائتی درہم صدقة" [41]

(بیس مثقال سے کم سونا میں اور دو سو درہم س کم درہم میں زکوۃ نہیں)

- شوافع کے نزدیک فقیر اور مسکین کو اتنا دیا جائے گا جس سے دائمی طور پر کفایت ہو سکے۔ امام نووی لکھتے ہیں:

وہو ما تحصل به الکفاية على الدوام وہذا ہو نص للشافعی رحمه الله-[42]

شوافع کے اس قول کی دلیل حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

”ان المسألة لا تحل الا لثلاثة:رجل اصابته جائحة اجتاحت ما له فحلت له المسالة حتى يصيب قواما من عيش“ [43]

"بے شک مانگنا صرف تین قسم کے لوگوں کے لیے جائز ہے ان میں سے ایک شخص وہ ہے جسے کوئی بڑی مصیبت پہنچی جس نے اس کے مال کو ہلاک کر دیا تو اس کے لیے مانگنا جائز ہو گا۔ اس وقت تک جب تک وہ زندگی کو قائم رکھنے کے بقدر مال نہ پالے۔"

نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول بھی ہے کہ جب تم کسی کو زکوۃ دو تو غنی بنادو۔”اذا اعطيتُم فاغنوا يعنى من الصدقة“[44]

- مالکیہ کے نزدیک فقر و غربت کی وجہ سے زکوۃ کے مستحق کسی ضرورت مند کو زکوۃ میں اتنا دیا جائے گا جو پورے سال اس کی اور اس کے زیر کفالت افراد کے لیے کافی ہو جائے اور حنابلہ کا ایک قول بھی یہی ہے۔

”قوله (كفاية سنة) يعنى انه يجوز ان يدفع من الزماة للفقير فى مرة واحدة من عين او حرث او ما شية كفاية سنة... قوله(فلا يعطى اكثر من كفاية سنة) [45]

”ایک سال کی کفایت) یعنی فقیر کو ایک ہی مرتبہ مال زکوۃ میں سے، نقد یا کھیتی یا مویشی سال کے بقد دینا جائز ہے(پس سال سے اکثر مال زکوۃ بطور کفایت نہیں دیا جائے گا“

مالکیہ بھی اپنے استدلال میں ایک حدیث مبارکہ پیش کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کے لیے ایک سال کی خوراک جمع فرمائی تھی۔

”النبى ادخر لأہليه قوت سنة“ [46]

یوسف قرضاوی فقہ الزکوۃ میں چند مجہول فقہاء کی جانب سے مقدار زکوۃ کے بارے میں چند اقوال پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”وذہب بعض الفقہاء الى ما ہو اولى من ذلك وقال بعضہم لا يزيد علي اربعين و منہم من قال لا يزاد على قوت اليوم و ا لليلة“[47]

”بعض فقہاء نے مال زکوۃ میں سے دینے کی ادنیٰ مقدار یہ بیان کی ہے کہ چالیس درہم سے زائد نہ دیئے جائیں اور انہیں میں ایک کا یہ بھی کہنا ہے کہ ایک شب وروز کی مقدارِ خوراک سے زیادہ نہ دیا جائے“۔

- امام ابن حزمؒ کے نزدیک زکوۃ میں سے کم و بیش ہر مقدار دی جاسکتی ہے اور اس کی کوئی تحدید نہیں ہے کیونکہ قرآن و سنت نے خود اس کی تحدید نہیں کی ہے۔

”قال ابو محمد و يعطى من الزكاة الكثير جدا والقليل لا حد فى ذلك اذا لم يوجب الحد فى ذلك قرآن و لا سنة“[48]

- امام نخعی، سفیان ثوری اور حسن بن حی کے نزدیک 50 درہم والے کے لیے زکوۃ لینا جائز نہیں ہے۔

"لا تحل الصدقة لمن له خمسون درہما۔ وہو قول النخعی، وبه یقول سفیان الثوری، والحسن بن حی"[49]

خلاصہ: مقالہ نگار ان کے نزدیک احناف کی رائے قابلِ ترجیح معلوم ہوتی ہے کیوں کہ احناف کی رائے میں دیگر آراء کی بہ نسبت اعتدال کا پہلو غالب ہے۔

3. سیلاب زدگان کی بحالی اور مالِ زکوۃ سے زکوۃ کے حصول کی تشہیر

قانونِ زکوۃ وعشر میں زکوۃ فنڈ کا مصرف یہ بیان کیا گیا ہے کہ زکوۃ فنڈ سے سیلاب زدگان اور زلزلہ سے متاثرہ بے گھر اور محتاج لوگوں کی اعانت اور ان کی بحالی کے لیے زکوۃ فنڈ کو صرف کیا جائے گا۔

"Utilization of Zakat Funds :(b)assistance to the needy persons affected or rendered homeless due to natural calamities like floods and earthquakes and for their rehabilitation[50] "

اسی طرح زکوۃ فنڈ کے بجٹ سے اشتہارات پر بھی رقم خرچ کی جاتی ہے مثلا صوبہ پنجاب کے زکوۃ بجٹ سال 17-2016 میں زکوۃ کی ترغیب کے لیے درج ذیل رقم روپے خرچ کی گئی تھی لیکن اب زکوۃ بجٹ سال 22-2021 میں اس اشتہاری مہم کو انتظامی اخراجات کی مد میں ضمناڈال کر خرچ کیا گیا ہے۔

Year	Distribution	Amount Rs. In Million	Year	Distribution	Amount Rs. In Million
2016-17	Advertissment	2.000	2021-22	Admin Exp	453.800

Zakat Budget link [51]

مذکورہ حکومتی طریقہ تقسیم زکوۃ کی شرعی حیثیت:

حکومت کے اس طریقہ کار میں شرعی لحاظ سے یہ قباحت پائی جاتی ہے کہ زکوۃ کے تمام مصارف میں تملیک شرط ہے جو کہ یہاں مفقود ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تملیکِ زکوۃ شریعت میں زکوۃ کی ادائیگی کے لیے کسی مستحق کو مالِ زکوۃ کا مالک بنانا شرط ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں زکوۃ کی ادائیگی کا حکم (وآتو الزکاۃ) کی صورت میں دیا ہے اور فقہاء کے نزدیک یہاں ایتاء کا معنی اعطاء یعنی مالک بنانا ہے اور اعطاء تملیک ہی کا دوسرا نام ہے۔

"واعلم ان التملیک شرط قال تعالی(وآتو الزکاۃ)[52] و الایتاء الاعطاء، والاعطاء التملیک، فلا بد فیہا من قبض الفقیر"[53]

نیز قرآن کریم کی رو سے زکوۃ سائلین کا حق ہے اور یہ حق اسی صورت میں ادا ہو گا جب وہ مال مستحق کو مالکانہ بنیاد پر دیا جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

(والذین فی اموالہم حق للسائل و المحروم)[54]

(اور لوگوں کے مالوں میں سائلین اور محروم لوگوں کا حق ہے).

اسی تملیک کی شرط کے پیشِ نظر فتاوی جات میں منقول ہے کہ سیلاب زدگان کی امداد درج ذیل شرائط کے تحت درست ہے:

۱۔ سیلاب زدگان مستحقِ زکوۃ ہوں۔ ۲۔ ان کے پاس مال بقدرِ نصاب نہ رہے۔ ۳۔ ان کی مدد بطور تملیک کی جائے۔

احسن الفتاوی میں ہے:

"سیلاب زدگان کو زکوۃ دینا: اگر ظنِ غالب ہو کہ یہ لوگ مستحقِ زکوۃ ہیں یعنی ان کے پاس بقدر مانع زکوۃ نصاب نہیں تو ان کو زکوۃ دینا جائز ہے"[55]

فتاوی اہل سنت میں ہے:

"زکوۃ کی ادائیگی کے لیے فقیرِ شرعی کو مالک بنانا ضروری ہے پھر دینے میں تملیک شرط ہے جہاں یہ نہیں جیسے محتاجوں کو بطور اباحت اپنے دستر خوان پر بٹھا کر کھلا دینا... ان سے زکوۃ ادا نہ ہو گی"[56]

فتاوی عثمانی میں رقم ہے کہ علاقہ کی بحالی وغیرہ کے لیے مثلاً پل، سڑک وغیرہ کی تعمیر مالِ زکوۃ سے نہ کی جائے۔[57]

مفتی انعام الحق قاسمی لکھتے ہیں کہ سیلاب زدگان میں صرف مسلم افراد کی مدد مالِ زکوۃ سے اور غیر مسلم افراد کی دیگر مدات سے مدد کی جائے۔[58]

فتاوی دار العلوم کراچی میں مذکور ہے کہ سیلاب زدگان کی خدمت پر مامور افراد یعنی ڈاکٹر اور امدادی رضاکاروں کی تنخواہیں زکوۃ فنڈ سے ادا نہ کی جائیں۔[59]

خلاصہ کلام یہ ہے کہ زکوۃ کو صرف ان مدات میں خرچ کیا جائے گا جن میں مسلمان فقیر کو زکوۃ، مالک بنا کر دی جائے بصورتِ دیگر زکوۃ کا صرف کرنا شرعی لحاظ سے درست نہ ہو گا اور زکوۃ دہندگان کی زکوۃ بھی ادا نہ ہو گی۔

4. محکمہ زکوۃ و عشر کی ملازمتوں میں اقلیتوں کا حصہ

محکمہ زکوۃ و عشر کے ملازمین کے انتخاب میں اقلیتوں کا حصہ ہے یا نہیں، اس بابت جب محکمہ زکوۃ و عشر پنجاب سے رابطہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ محکمہ زکوۃ و عشر کے ملازمین دو طرح کے ہوتے ہیں۔

۱۔ مستقل ملازمین ۲۔ عارضی ملازمین (Zakat Paid Staff)

مستقل ملازمین کی تنخواہیں تو حکومت ادا کرتی ہے جبکہ عارضی ملازمین جنھیں زکوۃ (Zakat Paid Staff) کہا جاتا ہے انہیں صرف زکوۃ فنڈ سے تنخواہیں ادا کی جاتی ہیں جس کا ثبوت سالانہ خرچ رپورٹ میں دیکھا جا سکتا ہے۔[60]

لیکن راقم نے مزید تحقیق کے لیے انٹرنیٹ پر محکمہ زکوۃ وعشر کی آسامیوں کے اشتہارات دیکھے تو یہی بات معلوم ہوئی لیکن ایک بات قابل تعجب معلوم ہوئی کہ محکمہ زکوۃ وعشر میں مستقل بنیادوں پر آسامیوں کے لیے اقلیتی کوٹہ بھی موجود ہے جو صرف خاکروب کے لیے نہیں بلکہ دیگر آسامیوں کے لیے بھی کوٹہ مختص ہے[61] اگرچہ قانونی لحاظ سے گنجائش معلوم ہوتی ہے کہ دیگر محکموں میں اقلیتوں کو بھی حکومت خدمات کا معاوضہ دیتی ہے تو یہاں بھی ایسا ہی ہے لیکن ایک اسلامی مد میں اخلاقی لحاظ سے ایسا بہرحال بہتر نہیں ۔ رہی بات (Zakat Paid Staff) کی تو اس کے لیے بھی اشتہارات میں مسلمان ہونے کی شرط کو لازمی طور پر بیان نہیں کیا جاتا ہے مثلاً محکمہ زکوۃ وعشر پنجاب ضلع شیخوپورہ نے (Zakat Paid Staff) کے لیے مورخہ ۱۵ جولائی ۲۰۲۲ کو اشتہار دیا جس میں صرف متعلقہ ضلع سے امیدواروں کے انتخاب کے ساتھ مطلوب تعلیم پر زور دیا گیا ہے۔[62]

مقالہ نگار ان نے اس سقم کی دیگر ضلعوں کے ماقبل اشتہارات سے بھی موزانہ کرنے کی کوشش کی تو وہاں بھی یہی طریقہ کار ملا کہ (Zakat Paid Staff) کے لیے اشتہار میں مسلمان ہونے کی شرط مذکور نہیں ہے۔[63]

بہرحال سرکاری نظامِ زکوۃ کے اس عملی طریقہ کار میں شرعی لحاظ سے یہ قباحت پائی جاتی ہے کہ محکمہ زکوۃ وعشر کے ملازمین کے لیے مذکورہ بالا اشتہارات کی روشنی میں مسلمان ہونا شرط نہیں ہے جس کا شرعی حکم یہ ہے کہ محکمہ زکوۃ کے ملازمین یعنی عاملین کا مسلمان ہونا شرط ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

عامل کا مسلمان ہونا:

فقہاء کرام کے نزدیک عامل کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے، چونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

(یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا بطانة من دونکم)[64]

(اے ایمان والو، مت بناؤ کسی کو رازدار، اپنوں کے سوا)

امام بہوتی اسی آیت مبارکہ کو بطور استشہاد رقم طراز ہیں کہ عامل کے لیے مسلمان ہونا بھی شرط ہے۔

"(ویشترط کونه) ای العامل (مسلماً) لقوله تعالی(یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا بطانة من دونکم)[65]

عامل کے مسلمان ہونے کی دوسری دلیل حضرت عمرؓ کا قول ہے کہ ان کفار پر اعتماد نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خائن قرار دیا ہے۔

"لا تأمنوہم وقد خونہم اللہ"[66]

نیز ماقبل بعنوان "غیر مسلم کو زکوۃ دینا" میں فقہاء کا اتفاق منقول ہے کہ کافر کو کسی بھی صورت میں زکوۃ کی مد سے کچھ نہیں دیا جائے گا البتہ دیگر مدات سے امداد دی جاسکتی ہے۔اس شرعی رہنمائی سے واضح ہوتا ہے کہ محکمہ زکوۃ وعشر کے تمام ملازمین کا مسلمان ہونا شرط ہے

اگرچہ ان غیر مسلم ملازمین کی تنخواہ حکومت دیگر مدات سے ہی کیوں نہ ادا کرے کیوں کہ محکمہ زکوۃ کا تعلق براہِ راست دینِ اسلام سے ہے اس لیے اجتناب بہتر ہے۔

زکوۃ فنڈ کی مدات میں عطیات کا اشتراک:

قانونِ وعشر کے مطابق زکوۃ فنڈ میں درج ذیل مدات شامل ہیں۔

ا۔ وہ زکوۃ جو لوگوں سے حاصل کی گئی ہو۔ ۲۔ رضاکارانہ طور پر ادا کی گئی زکوۃ

۳۔ صوبائی زکوۃ فنڈ سے منتقل شدہ رقم۔

۴۔ گرانٹ، عطیات اور دیگر وصولی بشمول رضاکارانہ چندہ جو پاکستان کے شہریوں اور غیر ملکی افراد کی جانب سے دیا گیا ہو۔[67]"

زکوۃ فنڈ میں عطیات کو بھی اسی فنڈ حصہ قرار دیا گیا ہے حالانکہ بہتر یہ ہے کہ عطیات کو زکوۃ فنڈ سے علیحدہ رکھا جائے کیونکہ زکوۃ مصارف متعین ہیں اور عطیات کو کسی بھی جائز مصرف پر خرچ کیا جاسکتا ہے، نیز عطیات کو زکوۃ فنڈ سے علاحدہ کرنے میں حکومت کے لیے بے شمار فوائد[سید، غیر مسلم، دیگر رفاہی کام وغیرہ پر خرچ] کا حصول ممکن بناتی ہے۔

نتائج تحقیق وسفارشات:

پنجاب میں سرکاری سطح پر زکوۃ کی تقسیم کے حوالے سے دوران تحقیق درج ذیل امور میں شرعی سقم دیکھنے کو ملے جس پر ملک کے بڑے دینی اداروں سے استفتاء کی صورت میں شرعی راہ نمائی لینے کے ساتھ دیگر فقہی ذخائر سے مدد لے کر شرعی حیثیت کو بیان کیا گیا جس کی اجمالی تفصیل حسب ذیل ہے۔

- مختلف فتاوی جات میں یہ مسئلہ اجماعی انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ زکوۃ صرف مسلمان فقراء کا حق ہے لہذا کافر کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے اگرچہ بعض فقہاء نے مولفۃ قلوب کے ذیل میں کفار کو زکوۃ دینے کی اجازت دی ہے مگر جمہور کا قول یہی ہے کہ کفار کو مصارف زکوۃ کی کسی مد سے مال نہیں دیا جاسکتا ہے اور آپ ﷺ کے دور میں کفار کو دی جانے والی امداد یا تو دیگر ذرائع مملکت سے تھی یا شروع اسلام میں دفع ضرر یا اسلام کی نشرواشاعت کے سلسلے میں تالیف قلب کے طور پر دی گئی جو بعد میں منسوخ ہوگئی۔
- زکوۃ کو صرف ان مدات میں خرچ کیا جائے گا جن میں مسلمان فقیر کو زکوۃ، مالک بنا کر دی جائے بصورتِ دیگر زکوۃ کا صرف کرنا شرعی لحاظ سے درست نہ ہوگا اور زکوۃ دہندگان کی زکوۃ بھی ادا نہ ہوگی۔
- پنجاب میں مالی امداد برائے کاروبار اسکیم کے تحت شرعی حکم کے ذیل میں احناف کی رائے میں بالخصوص شوافع اور امام نخعی و سفیان ثوری کی آراء کی بہ نسبت اعتدال کا پہلو غالب ہے کیونکہ بمطابق شوافع فقیر کو اتنا دینا کہ اس کی دائمی کفالت ہو جائے

اگرچہ مستحسن امر ہے مگر اس قول پر عمل کی صورت میں انتہائی کم فقراء مالِ زکوۃ سے مستفید ہو سکیں گے۔ اور اسی طرح بمطابق امام نخعی وسفیان ثوری 50 درہم سے فقیر کو زائد نہ دینا اس لحاظ سے راجح نہیں ہے کیونکہ کئی غرباء کی حاجت اہل وعیال کے کثیر ہونے کی بناء پر زیادہ ہوتی ہے لہذا احناف کی رائے کہ نقدی نصاب یعنی 200 درہم سے زائد فقیر کو نہ دیا جائے اس مقدار میں فقراء کے احوال کے مطابق آسانی اور دادرسی زیادہ ہے نیز لفظ فقیر کی تعریف ہی یہ ہے کہ وہ صاحبِ نصاب نہ ہو لہذا جب وہ نقدی نصاب سے زائد کا مالک بن جائے تو وہ فقیر نہیں رہتا ہے اس لیے فقیر کو اِس حد تک دینے کی گنجائش کہ وہ صاحبِ نصاب نہ بن جائے۔

- الغرض تمام جائز اور خیر کے کاموں میں عطیات کو خرچ کیا جاسکتا ہے (جہاں زکوۃ نہیں دی جاسکتی) البتہ عطیات کے علیحدہ حساب وکتاب میں کچھ دشواری ضرور ہے مگر اس کے فوائد ان دشواریوں سے کہیں زیادہ ہیں۔

مصادر اور مراجع:

1 Ismail, Muhammad, Zakat practice in Pakistan, (Pakistan, MORA, 2015) 18.

2 The Punjab Zakat & Ushr Bill, 2012, Ch:4, Article: 08, (Lahore: Nadeem Law Book House, 2014); Disbursement procedures of Zakat programmes, (Islamabad: Ministry of Religeious Affairs, Zakat & Ushr, 2003) 36.

3 Donors of Zakat, accessed October 28, 2022, https://zakat.punjab.gov.pk/our-donors

4 How to Donate Us, accessed October 28, 2022, https://zakat.punjab.gov.pk/how-to-donate

5 Zakat & Ushr Department, Programmes, accessed Oct 28, 2022, https://zakat.punjab.gov.pk/programms

6 Disbursement procedures of Zakat programmes. 5

7 The Punjab Zakat & Ushr Bill, 2012, Ch:5, Article: 15, Clause: 19.

8 Manual of Medical Social Service Project, (Lahore: Mayo Hospital, 2015) 2.

9 عرفان مجید، جونیئر کلرک، (لاہور: سوشل سیکورٹی آفس، میو ہسپتال) تاریخ انٹرویو: 27-01-2020، مقام: سوشل سیکورٹی آفس، وقت 10:10 صبح۔

Irfan Majeed, J/C, (Lahore: Social Security Off, Mayo Hospital), Interview date: 27-01-2020, Place: Self Off, Time. 10:10 am.

10 Manual of Medical Social Service Project, (Lahore: Mayo Hospital, 2015) 1.

11 مس انیلا اصغر، جنرل سیکرٹری میڈیکل سوشل آفیسر، (لاہور: پنجاب انسیٹیٹوٹ آف کارڈیالوجی)، تاریخ انٹرویو: 30-01- 2020، مقام: آفس ہذا، وقت صبح 11:00 بجے۔

Miss Anila Asghar, General Secretary, Medical Social Officer, (Lahore: Punjab institute of Cardiology), Interview date: 30-01-2020, Place: Self Office, Time. 11.30 am.

12 The Punjab Zakat & Ushr (Amendment) bill 2019 (No. PAP/Legis-2(24)/2019/2152).

13 Zakat & Ushr Department, Programmes, accessed Oct 28, 2022, https://zakat.punjab.gov.pk/guzara-allowance-for-blinds.

14 Zakat & Ushr Department, Programmes, accessed Oct 28, 2022, https://zakat.punjab.gov.pk/guzara-allowance.

15 Zakat & Ushr Department, Programmes, accessed Oct 28, 2022, https://zakat.punjab.gov.pk/marriage-assistance.

16 Appl link, accessed Oct 28, 22, https://zakat.punjab.gov.pk/system/files/shadi%20final1%20%281.pdf

17 Zakat & Ushr Department, Programmes, accessed Oct 28, 2022, https://zakat.punjab.gov.pk/marriage-assistance.

18 حافظ عاطف اقبال، پاکستان میں زکوۃ وصول کرنے والے ادارے۔ طریقہ کار اور شرعی حیثیت [پی ایچ ڈی مقالہ] (لاہور: پنجاب یونیورسٹی، شیخ زاید اسلامک سنٹر، ۲۰۱۸)، ۲۳۴۔

Hafiz Atif Iqbal, The collection centres of Zakat in Pakistan- Methods and Legal Status [Ph. D Thesis], (Lahore: SZIC, PU,2018), 234.

19 Zakat & Ushr Department, Programmes, accessed Oct 28, 2022, https://zakat.punjab.gov.pk/sustainable-economic-empowerment-programme.

20 The Punjab Zakat & Ushr Bill, 2012, Ch:1, Article: 01, Clause: 3.

21 The Punjab Zakat & Ushr Bill, 2012, Ch:4, Article: 08; Disbursement procedures of Zakat programmes, Islamabad, Ministry of Religious Affairs, Zakat & Ushr, 2003. 36.

22 Disbursement Procedures of Zakat Programmes, 43.

23 Zakat & Ushr Deptt, Zakat Funds, accessed Oct 28, 2022, https://zakat.punjab.gov.pk/forms/operation.

24 Manual of Medical Social Service Project, (Lahore: Mayo Hospital, 2015) 2.

25 آفندی، محمد علاؤالدین، حاشیہ ردالمختار، (بیروت: دار الفکر، ۱۴۲۱ھ)، ۳: ۳۵۳۔

Afandi, Muhammad Ala Ud din, Hashiya Rad al-Mukhtar, (Beirut: Dar Al Fikr, 1421H), 3: 353.

26 شیخ نظام وجماعۃ علماء، فتاوی عالمگیری، (کوئٹہ: مکتبہ رشیدیہ، ۱۹۸۳ء)، ۱: ۱۸۸۔

Sheikh Nizam & Group of Scholars, Fatawa Alamghiri, (Quetta: Maktaba Rasheedia, 1983), 1: 188.

27 قاضی خان، فخر الدین الحسن بن منصور، فتاوی قاضی خان، (بیروت: دار الفکر، س ن)، ۱:۲۶۷۔

Qazi Khan, Fakhr Ud Din Al Hasan bin Mansoor, Fatawa Qazi Khan, (Beirut: Dar Al Fikr, S. N), 1: 267.

28 محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، کتاب بدء الوحی، باب لاتؤخذ کرائم اموال الناس فی الصدقۃ، رقم الحدیث:۱۴۵۸۔

Muhammad bin Ismail Al Bukhari, Al Jami Al Sahih, Kitab Divine initiation, Ch, don’t take people's property for charity, Hadith. 1458.

29 محمد شفیع، مفتی، فتاوی دار العلوم دیوبند، (کراچی: دار الاشاعت، ۲۰۰۱ء)، ۲:۵۱۷۔

Muhammad Shafi, Mufti, Fatawa Dar Al Uloom Deoband, (Karachi: Dar Al Ishaat, 2001), 2: 517.

30 انعام الحق قاسمی، مفتی، زکاۃ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، (کراچی: بیت العمار، ۲۰۱۲)، ۳۷۰۔

Inām al-Ḥaq Qāsmī, Mufti, The Encyclopedia of Issues of Zakāt, (Karachi: Bait al-Ammār, 2012), 370.

31 الفوزان، صالح بن فوزان، الملخص الفقہی، (الریاض: دار العاصمۃ، ۱۴۲۳)، ۱:۳۶۲۔

Al Fouzan, Saleh bin Fouzan, Al Mulakhas al Fiqhi, (Riyadh, Dar Al Aasimah, 1423H), 1: 362

32 محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن، (کراچی: ادارۃ المعارف، ۱۹۹۹ء)، ۴:۲۰۴۔

Muhammad Shafi, Mufti, Maarif Ul Quran, (Karachi: Idaratul Maarif, 1999), 4: 204.

33 ابن قدامہ، عبداللہ بن احمد، المغنی، (بیروت: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ)، ۲:۶۹۷۔

Ibn Qudāmah, Abd Allāh b. Aḥmad, Al-Mughnī, (Beirut: Dār Āl Fikr, 1405 H), 2:697.

34 ابن ہمام، محمد بن عبد الواحد، فتح القدیر، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۳)، ۲:۲۶۵۔

Ibn-e -Hammam, Muhammad bin Abdul Wahid, Fath Ul Qadir, (Beirut: Dar Al Kutub Al Ilmiyyah, 2: 265.

35 لجنہ، موسوعۃ فقہیۃ، (کویت: وزارۃ الاوقاف والشؤن الاسلامیۃ، ۱۹۹۲ء)، ۲۳:۳۱۹۔

Group of Scholars, Mowsu‘ah Fiqhīyyah, (Kuwait: Ministry of Auqāf, 1992) 23/319.

36 وھبۃ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، (بیروت: دار الفکر، ۱۹۸۵ء)، ۱۰:۲۷۰؛ النووی، یحی بن شرف، المجموع، (دمشق: ادارۃ المنیریہ، س۔ن)، ج۱:۵۶۷۔

Wahbah Āl-Zūhayli, Āl-Fiqh Āl-Islāmi wa Adillatūh, (Beirūt, Dār Āl Fikr, 1985), 10: 270; Al-Nawawī, Yaḥya’ bin Sharaf, Al-Majmu', (Beirut: Idārat al-Muniriyah), 1/ 567.

37 ابن مفلح، ابراہیم بن محمد، المبدع، (ریاض: دار عالم الکتب، ۲۰۰۳ء)، ۲:۳۲۸۔

Ibn-e-Muflah, Ibrahim bin Muhammad, Al Mubdi, (Riyadh, Dar-e-Alam Al Kutub, 2003), 2: 328.

38 معارف القرآن، ۴:۲۰۴

Maarif Ul Quran, 4:204.

39 محمد منیر، سیکشن آفیسر، (لاہور: زکوۃ و عشر ڈیپارٹمنٹ)، تاریخ انٹرویو: 27-07-2015، مقام: زکوۃ و عشر ڈیپارٹمنٹ، شادمان، وقت 1:35 دوپہر۔

Muhammad Munir, section Officer, (Lahore: Zakat & Ushr Department), Interview date: 27-07-2015, Place: Zakat & Ushr Department Shadman, Time. 1.35 pm; https://zakat.punjab.gov.pk/sustainable-economic-empowerment-programme/ Zakat & Ushr Department, Budget, accessed Dec 15-12-22.

40 موسوعۃ فقہیہ، ۱۳۷:۲۳۔

Mowsu'ah Fiqhīyyah, 23: 137.

41 علی بن عمر دار قطنی، سنن دار قطنی، کتاب الزکوۃ، باب وجوب الزکاۃ الذہب، رقم الحدیث: ۱۹۰۲۔

Ali bin 'Umar Dar-i-Quṭnī, Sunan Dār-i-Quṭnī, Kitab Al Zakah, Ch: Wujub-e-Zakah Al Zahb Ḥadīth. 1902

42 المجموع، ۱۷۵:۶

Al-Majmu', 6: 175.

43 مسلم بن حجاج، امام، صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب من تحل لہ المسالۃ، رقم الحدیث: ۱۰۴۴۔

Muslim ibn al-Ḥajjāj, Sahih Muslim, Kitab Al Zakah, Ch. For whom is it lawful to ask?, Hadith: 1044.

44 ابن حزم، علی بن احمد، المحلیٰ، بیروت، بیت الافکار الدولیہ، ۲۰۰۳ء، ۶/ ۱۵۵۔

Ibn-e-Hazm, Alī bin Aḥmad, Al-Muḥallāh, (Beirut: Bait Al Afkaar Al Dauliyah, 2003), 6: 155.

45 الدسوقی، شیخ محمد عرفہ، حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر، (دمشق: عیسی البابی الحلبی، س۔ن)، ۱:۴۹۴۔

Al Dasuki, Sheikh Muhammad Arfa, Hashiyah Al Dusiki Ala Al Sharha Al Kabir, (Damascus : Eisa Al babi Al Halbi, S. N), 1:494.

46 المارستانی، محمد بن عبد الباقی، احادیث الشیوخ الثقات، (بیروت: دار عالم للنشر، ۱۴۲۲ھ)، ۲:۷۶۳۔

Al Maristani, Muhammad bin Abdul Baqi, Ahadith Al Shuyukh Al Siqath, (Beirut: Dar Al Alam Linnashr, 1422H), 2: 763.

47 فقہ الزکاۃ، ۵۷۲ ۔

Fiqh al-Zakāt, 572.

48 المحلیٰ، ۱۵۶:۶۔

Al-Muḥallāh, 6:156.

49 ایضابالا۔

Ibid.

50 The Punjab Zakat & Ushr Bill 2012, p 7.

51 Zakat & Ushr Department, Budget, accessed Dec 15, 22, https://zakat.punjab.gov.pk/budget/2021-22; Thesis Ph. D, Hafiz Atif Iqbal [Annextures:8]

52 البقرۃ، ۲: ۴۳۔

Al- Baqarah, 2: 43.

53 عبد اللہ بن محمود، الاختیار لتعلیل المختار، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س۔ن)، ۱:۱۲۹۔

Abdullah bin Mahmood, Al Ikhtiyar, (Beirut: Dār al-Kutub al- 'Ilmīyyah), 1: 129.

54 الذریات، ۱۹:۵۱۔

Aldh-Dhariyat, 51: 19.

55 رشید احمد، مفتی، احسن الفتاوی، (کراچی: ایچ ایم سعید کمپنی، ۱۴۲۵ھ)، ۴:۳۰۴۔

Rasheed Ahmad, Mufti, Ahsan Ul Fatawa, (Karachi: H. M Saeed Companay, 1425H), 4: 304.

56 فتاوی اہل سنت، ۴۱۹۔

Fatawa Ahl-e-Sunnat, 419.

57 محمد تقی عثمانی، مفتی، فتاوی عثمانی، (کراچی: مکتبہ معارف القرآن، ۲۰۱۲ء)، ۲:۱۵۴۔

Muhammad Taqi Usmani, Mufti, Fatawa Usmani, (Karachi: Maktaba Maarif Ul Quran, 2012), 2: 154.

58 زکوۃ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا، ۲۸۵۔ The Encyclopedia of Issues of Zakāt, 285.

59 فتاوی دار العلوم کراچی، ۲:۵۲۱۔ Fatawa Dar Al Uloom Karachi, 2: 521.

60 محمد منیر، سیکشن آفیسر، (انٹرویو)۔

Muhammad Munir, section Officer[interview] Zakat & Ushr Department, Budget, accessed Dec 15, 22, https://zakat.punjab.gov.pk/budget/2021-22

61 Zakat & Ushr Department, Vacnat Positions, accessed Dec 15, 22, https://govtjobz.pk/companies/zakat-and-ushr-department-punjab/

62 Zakat & Ushr Department, Vacnat Positions, accessed Dec 15, 22, https://govtjobz.pk/companies/zakat-and-ushr-department-punjab/

63 پاکستان میں زکوۃ وصول کرنے والے ادارے۔ طریقہ کار اور شرعی حیثیت، ضمیمہ۔۸۔

The collection centres of Zakat in Pakistan- Methods and Legal Status, Annex, 08.

64 آل عمران، ۳:۱۱۸۔ Al Imran, 3: 118.

65 البہوتی، منصور بن یونس، کشاف القناع، (بیروت: عالم الکتب، ۱۹۹۷ء)، ۲:۲۷۵۔

Al Bihoti, Mansoor bin Yunus, Kashaf al Qinai, (Beirut: Alam al Kutub, 1997), 2: 275.

66 عبد اللہ بن جار اللہ، مصارف الزکاۃ، (بیروت: موسسۃ الرسالۃ، ۱۹۸۳ء)۵۹۔

Abdullah bin Jar Allah, Masarif Al Zakah, (Beirut: Muassi Al Risalah, 1983), 59.

67 The Zakat & Ushr Ordinance 1980, p 17.